غزلیں

پروفیسر راشد طراز

○

غیروں سے دوستی کا تقاضا بہت ہوا
مہنگا تھا پھر بھی مجھ سے یہ سودا بہت ہوا

سب کو خلوص دینے کی خاطر گلی گلی
شہر غرض میں میرا تماشا بہت ہوا

مانا کہ سرخروئِ منزل نہ مل سکی
لیکن وفا سے میرا بھی شہرہ بہت ہوا

دل تنگیِ زمانہ سے الجھا نہیں مگر
خود اپنی آن بان میں دریا بہت ہوا

نکلا ہوں جب کبھی بھی میں اپنی تلاش میں
کیسے کہوں کہ میں یہاں تنہا بہت ہوا

ظلمت مرے نصیب پہ چھائی رہی، مگر
روشن کبھی کبھی یہ ستارہ بہت ہوا

میں آئینہ صفت رہا ہر حال میں طرازؔ
مانا کہ اس عمل میں شکستہ بہت ہوا

عبید منزل دلاور پور، مونگیر (بہار)، موبائل:9934628955

پروفیسر احسن رضوی

○

ہر نفس اپنے دل کو مارتے ہیں
زندگی اس طرح گزارتے ہیں

حاضری دے چکے کئی در پر
کیوں خدا کو یہاں پکارتے ہیں

کوئی چہرہ اگر نظر میں ہے
اُس کو شیشہ میں کیوں اُتارتے ہیں

ہم ہیں تہذیب دید کے قائل
آتے جاتے اُسے نہارتے ہیں

گھر تو اچھا بنا لیا تم نے
اپنا کردار کیوں سنوارتے ہیں

مسئلہ جو کہ حل کے ہے نزدیک
از سرِ نو اُسے اُبھارتے ہیں

جانتے گر مزاج ساگر کا
اپنی کشتی وہاں اُتارتے ہیں

منکسر ہو کے بھی ملو اِک دن
ہر سے شیخیاں بگھارتے ہیں

B-1/4، بالدا روڈ کالونی، نشاط گنج، لکھنؤ، موبائل:9415016906